طلبا اپنی قابلیت اور ہنر مندی میں اضافے کے لیے کریں یہ کورسیز

مومن فہیم احمد عبدالباری

موجودہ دور میں اضافی قابلیت کی اہمیت سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔ بارہویں اور گریجویشن کامیاب کرنے کے بعد ہمارے ایسے طلبہ جو مختلف کاروبار یا کمپنیوں میں ملازمت کرتے ہیں وہ انڈسٹری یا کمپنی کی ضرورت کی مطابق اگر متعلقہ ڈپلوما یا پوسٹ گریجویٹ ڈپلوما کرلیں تو ان کی مہارت اور قابلیت میں خاطر خواہ اضافہ ہوسکتا ہے۔ ایسا ہی ایک اداره ممبئی یونیورسٹی کا لینا کیمپس میں واقع گروارے انسٹی ٹیوٹ آف کریئر ایجوکیشن اینڈ ڈیولپمنٹ ہے۔ جہاں کئی کامآمد اور مفید ڈپلوما اور پوسٹ گریجویٹ ڈپلوما کورسیس جاری ہیں۔ اہم بات یہ ہے کہ ان کورسیس کے سرٹیفکیٹ اور ڈگری ممبئی یونیورسٹی تفویض کرتی ہے اور طلبہ اپنی ریگلر ڈگری اور ملازمت کے ساتھ بھی ان کورسیس کو کر سکتے ہیں جن کا اہم مقصد طلبہ میں مہارت اور عملی استعداد پیدا کرنا ہے۔ طلبہ کو یہ بھی یاد رکھنا ہے کہ ان سارے کورسیس میں نشستیں محدود ہوتی ہیں اور انسٹیٹیوٹ کے تحریری داخلہ ٹیسٹ کی بنیاد پر ایڈمیشن دیا جاتا ہے۔ آیئے چند اہم کورسیس کے بارے میں جانیں۔

☆ **پوسٹ گریجویٹ ڈپلوما ان فورمز اینڈ ٹراول انڈسٹری مینجمنٹ** : یہ ایک فل ٹائم پوسٹ گریجویٹ ڈپلوما کورس ہے جس کی مدت اٹھارہ مہینے (تین سمسٹر) ہے۔ کسی بھی ٹیکنیکی سے گریجویٹ طلبہ اس میں داخلہ لے سکتے ہیں داخلہ انسٹی ٹیوٹ کے تحریری انٹرنس ٹیسٹ کی بنیاد پر ہوتا ہے۔ مکمل فیس تقریباً پینسٹھ ہزار روپے جبکہ عمل ساٹھ نشستیں ہیں۔ ایسے طلبہ جو ٹراول اینڈ فورمز کمپنیوں میں باوقار ملازمت کرنا چاہتے ہیں ان کے لیے یہ کورس انتہائی مفید ہے۔

☆ **ڈپلوما ان کمپلائنس اینڈ ٹریف فارورڈنگ** : درآمد و برآمد (امپورٹ و ایکسپورٹ) کے کاروبار میں دستاویزات کی تیاری اور اور بندرگاہ سے اشیاء منتقی کے گوداموں تک پہنچانے میں کلیرنگ ایجنٹ فارورڈنگ ایجنٹ کا کردار انتہائی اہم ہوتا ہے اور چین الاقوامی تجارت کی ترقی کے پیش نظر اس شعبے میں روزگار کے مواقع بین الاقوامی سطح پر بڑھتے جا رہے ہیں۔ بارہویں کامیاب طلبہ اس کورس میں داخلہ لے سکتے ہیں۔ اٹھارہ مہینوں (تین سمسٹر) پر مشتمل اس کورس کی مکمل فیس ساٹھ ہزار روپے اور اسی (۸۰) نشستیں ہیں۔

☆ **ڈپلوما ان انٹیریئر ڈیزائن** : رئیل اسٹیٹ کی ترقی، بہتر لائف اسٹائل اور مکان و دوکان کو بہتر طریقے سے پیش کرنے کے لیے جن افراد کی اہمیت سے انکار نہیں کیا جاسکتا ان میں انٹیریر ڈیزائنر ایک اہم شخص ہے۔ تین سال (چھ سمسٹر) پر محیط یہ کورسیس بارہویں کامیاب طلبہ کے لیے ہے جس میں داخلہ تحریری امتحان اور انٹرویو کی بنیاد پر ہوتا ہے مکمل نشستیں ساٹھ ہیں اور مکمل کورس کی فیس نوے ہزار روپے ہے۔

☆ **پوسٹ گریجویٹ ڈپلوما ان ماس میڈیا اینڈ جرنلزم (ہندی/انگریزی)** : میڈیا اور جرنلزم کی اہمیت سے کسی کو بھی انکار نہیں ہے۔ کسی بھی ٹیکنیکی سے گریجویشن کامیاب طلبہ اس ایک سال پی جی ڈپلوما میں داخلہ لے سکتے ہیں یہ ایک جز وقتی کورس ہے جس کا میڈیم ہندی/انگریزی اور کورس کی فیس تیس ہزار روپے ہے۔ کل پچاس نشستوں پر داخلہ تحریری ٹیسٹ اور انٹرویو کی بنیاد پر ہوتا ہے۔

☆ **پوسٹ گریجویٹ ڈپلوما ان لاجسٹکس اینڈ سپلائی چین مینجمنٹ** : اشیاء کو گودام میں محفوظ رکھنا اور صارفین کی مانگ کے مطابق ان کی بازار میں رسد فراہم کرنا ایک اہم تجارتی کام ہے۔ موجودہ دور میں منعقوں میں سال بھر اشیاء کی

پیداوار اور ان کی سپلائی کی جاتی ہے یہ کورس اس شعبے میں کریئر کے خواہشمند طلبہ کے لیے انتہائی فائدہ مند ہے۔ کسی بھی یونیورسٹی سے گریجویشن کامیاب طلبہ دو سال پر مشتمل اس جز وقتی کورس میں تحریری امتحان اور پرسنل انٹرویو میں کامیابی کی بناء پر داخلہ لے سکتے ہیں کل ساٹھ نشستیں ہیں اور کورس کی مکمل فیس ستر ہزار روپے ہے۔

☆ **پوسٹ گریجویٹ ڈپلوما ان ہاسپٹل اینڈ منسٹریشن** : موجودہ دور میں ہاسپٹل میں کل وقتی ایڈمنسٹریٹر کا تقرر ایک عام بات ہے جو اسپتال کے نظم کا ذمہ دار ہوتا ہے۔ ویسے تو کوئی بھی گریجویٹ یہ کورس کرسکتا ہے لیکن ادارہ ایم بی بی ایس، فارماسسٹ، بی ایس سی وایم ایس سی، پی ایچ ایم ایس، بی یو ایم ایس، بی اے ایم ایس ڈاکٹرس کو اس کورس کے لیے ترجیح دیتا ہے۔ ایک سال پر محیط اس کل وقتی کورس کی فیس ساٹھ ہزار روپے ہے جبکہ کل ساٹھ نشستیں مختص ہیں۔ ہمارے ایسے طلبہ جنھوں نے بی یو ایم ایس، بی ایچ ایم ایس یا فارمیسی کا کورس مکمل کیا ہے اور بطور آر ایم او (ریزیڈنٹ میڈیکل آفیسر) کے طور پر کام کرنا چاہتے ہیں ان کے لیے اس کورس کی تکمیل پر بڑے مواقع ہیں۔ مزید اپنے طور پر ذاتی ہاسپٹل کے نظم و نسق میں یہ کورس معاون ہوگا۔

☆ **پوسٹ گریجویٹ ڈپلوما ان فارما مینجمنٹ** : یہ کورس سائنس گریجویشن کے لیے ہے اور ایسے طلبہ جنھوں نے بی ایس سی اور ڈی فارمیسی یا بی فارمیسی کیا ہو وہ اس کورس میں داخلہ لے کر فارما مینجمنٹ میں اپنا کریئر بنا سکتے ہیں۔ موجودہ دور میں میڈیکل شعبے میں دواؤں کی کمپنیوں میں ایسے اسپیشلائز ڈ کورسیس کے حامل افراد کی اہمیت بڑھ رہی ہے۔ ایک سال کل وقتی اس کورس کی فیس ستّر ہزار روپے ہے جبکہ کل ساٹھ نشستوں پر داخلے کے لیے طلبہ کو تحریری ٹیسٹ اور پرسنل انٹرویو دینا ہوتا ہے۔

☆ **پوسٹ گریجویٹ ڈپلوما ان انجینئرنگ بزنس مینجمنٹ** : ایسے طلبہ جنھیں اگریکلچر، فوڈ پروسیسنگ، ڈیری بزنس، فشیریز، ہارٹی کلچر وغیرہ سے دلچسپی ہے اور جنھوں نے بی ایس سی (اگریکلچر) یا بی ای/بی ٹیک (فارم انجینئرنگ اور ڈیری ٹیکنالوجی) میں کیا ہو وہ اس دو سال کل وقتی کورس میں داخلہ لے سکتے ہیں۔ جس کی کل فیس تقریباً اکیانوے ہزار روپے ہے۔ اس کورس کے لیے کل ایک سو بیس نشستیں مختص ہیں۔

☆ **ڈپلوما ان پیسٹی سائیڈ ٹیکنالوجی** : بارہویں کے بعد تین سال کا ڈپلوما کورس ایسے طلبہ کے لیے فائدہ مند ہے جو تحقیقی صلاحیتوں کے حامل ہیں اور پینٹ (Paint) انڈسٹریز میں اپنا کریئر بنانا چاہتے ہیں۔ چھ سمسٹر پر مشتمل اس کورس کی مکمل فیس اٹھاسی ہزار تین سو روپے ہے۔ جبکہ اس کورس کے لیے ساٹھ نشستیں مختص ہیں۔ اس کورس کی تکمیل کے بعد طلبہ دیگر یونیورسٹیز سے ماسٹر ڈگری کے لیے بھی جاسکتے ہیں۔

☆ **پوسٹ گریجویٹ ڈپلوما ان انوائرنمنٹل پولیوشن کنٹرول ٹیکنالوجی** : ڈیڑھ سال (تین سمسٹر) پر مشتمل اس کورس کے لیے اہلیت بی ایس سی یا پھر بی ٹیک (بی ای یا انجینئرنگ و ٹیکنالوجی) ہے۔ اس کورس کی مکمل فیس پچھتر ہزار روپے ہے۔ جبکہ صرف تیس نشستیں مختص ہیں۔ موجودہ دور میں بڑھتی ہوئی آلودگی کی بناء پر اس طرح کے کورسیس کی بین الاقوامی سطح پر مانگ بڑھتی جارہی ہے۔ سائنس و انجینئرنگ گریجویٹس مختلف صنعتوں بالخصوص ترقی یافتہ ممالک میں اس کورس کی بناء پر اچھی جاب حاصل کرسکتے ہیں۔

☆ **ڈپلوما ان فارین ٹریڈ مینجمنٹ** : تین سمسٹر (اٹھارہ مہینوں) پر مشتمل اس کورس کی فیس چالیس ہزار روپے ہے۔ بارہویں کامیاب ایسے طلبہ جنھیں بالخصوص کاروبار اور امپورٹ ایکسپورٹ کی اہمیت سے واقف ہو وہ اس کورس کو مکمل کرکے اپنا کریئر بنا سکتے ہیں۔ عالمگیریت (گلوبلائزیشن) کے اس دور میں تمام ممالک ایک دوسرے سے کاروباری تعلقات استوار کرتے ہیں اور بین الاقوامی تجارت میں مختلف دستاویزات کی تیاری، اشیاء کو برآمد اور درآمد کرنے کے لوازمات اس کورس میں سکھائے جاتے ہیں۔ اچھی کمپنی میں جاب مل جائے تو بیرونی ملک سفر بھی کرنے کا موقع ملتا ہے۔ ملازمت کے ساتھ اگر مختلف ممالک کی سیر و تفریح میں دلچسپی رکھنے والے طلباء کے لیے یہ کورس انتہائی مفید ہے۔ اس کورس کے لیے پچاس نشستیں مختص ہیں۔

☆ **بی ایس سی ان ایوینٹ وتھ کمرشل پائلٹ ٹریننگ** : انسٹی ٹیوٹ اس کورس کو بامبے فلائنگ کلب کے اشتراک سے چلاتا ہے۔ بارہویں سائنس (انگلش، بیتھس، فزکس) کے کامیاب طلبہ اس میں داخلے کے اہل ہیں۔ اس کے علاوہ آئی ٹی، کمپیوٹر سائنس، سول، میکانیکل، الیکٹرونکس، الیکٹریکل، میکانیکل انجینئرنگ ڈپلوما ہولڈر س (دسویں کے بعد تین سال) بھی اس کورس میں داخلے کے اہل ہیں۔ تین سال پر مشتمل اس کورس میں کمرشل پائلٹ کا لائسنس رکھنے والے طلبہ کو براہ راست دوسرے سال میں بھی داخلہ ملتا ہے۔ چھ سمسٹر پر مشتمل اس کورس کی ٹیوشن فیس دو لاکھ چالیس ہزار روپے ہے۔

☆ **ڈپلوما ان کمپیوٹر ایپلیکیشن** : دو سال پر مشتمل اس کورس میں بارہویں کامیاب طلبہ داخلے کے اہل ہیں۔ چار سمسٹر پر مشتمل اس کورس کی فیس اسی ہزار روپے ہے جبکہ ساٹھ نشستیں مختص ہیں۔

دیگر کورسیس وچھاہیاتیں: اوپر بیان کیے گئے کورسیس کے علاوہ بھی انسٹی ٹیوٹ میں کئی کورسیس جاری ہیں۔ جن میں جیولیری میکنگ، انفارمیشن ٹیکنالوجی، فلم میکنگ، برنس مینجمنٹ سافٹ ویئر ٹیسٹنگ، میڈیا مینجمنٹ، ہیلتھ مینجمنٹ، اسپورٹس مینجمنٹ وغیرہ۔ گروارے انسٹی ٹیوٹ میں کچھ کورسیس ڈپلوما سطح کے ہیں جن کے لیے تقلیمی قابلیت بارہویں کامیاب جبکہ پوسٹ گریجویٹ ڈپلوما کورسیس کے لیے اہلیت گریجویٹ ہونا ضروری ہے۔ چند کورسیس کے لیے سائنس ٹیکنیکی سے بارہویں یا گریجویشن ضروری ہے جبکہ زیادہ تر کورسیس کے لیے ٹیکنیکی کوئی قید نہیں ہے۔ ان میں سے چند کورسیس کل وقتی (فل ٹائم) اور چند کورسیس جز وقتی (پارٹ ٹائم) ہیں۔ عموماً پارٹ ٹائم کورسیس کی کلاسیس شام میں بھی چلائی جاتی ہیں اس لیے ایسے کورسیس برسر روزگار افراد کے لیے انتہائی مفید ہیں تاکہ وہ روزگار کے ساتھ اپنی فیلڈ میں اسپیشلائز ڈ ہوسکیں۔ کئی کورسیس کے لیے انسٹی ٹیوٹ کے ذریعے منعقدہ انٹرنس ٹیسٹ میں شریک ہونا اور پرسنل انٹرویو دینا لازمی ہے۔ بیان کی گئی فیس ٹیوشن فیس ہے اس کے علاوہ بھی کچھ فیس ہوسکتی ہے۔ طلبہ مزید معلومات کے لیے ممبئی یونیورسٹی، کالینا، سانتا کروز کیمپس، ممبئی میں گروارے انسٹی ٹیوٹ میں رابطہ کرسکتے ہیں۔ اس کے علاوہ انسٹی ٹیوٹ کی ویب سائٹ http://gicededu.co.in/ سے استفادہ کرسکتے ہیں۔●●

طالبات میں کریئر کے انتخاب پر اثر انداز ہونے والے عوامل

سمیہ عامر خان

کریئر کا مطلب ایک پیشہ یا ترقی ہے لیکن کریئر محض روزگار یا روزی کمانے کا پیشہ نہیں ہے۔ بلکہ کریئر میں زندگی کے کردار، تفریحی سرگرمیاں، سیکھنے کا عمل شامل ہوتا ہے۔ کامیاب زندگی کے فیصلے ہر انسان کو فرد و بشر کے بعد ترجیح چاہیے۔ زندگی کے ہر فیصلے میں اساتذہ کرام، والدین اور بزرگوں کی رہنمائی کی اشد ضرورت ہوتی ہے۔ رہنمائی کامیابی کی اہم کنجی ہوتی ہے جس کے ذریعے انسان ایک ایک کرکے سارے بند تالے کھولتا چلا جاتا ہے۔ کامیاب کریئر کامیاب زندگی کی اہم شرط ہے۔ وہم جماعت کے نتائج ظاہر ہو چکے

ہیں اور اسمال بھی لڑکیوں نے زیادہ نمبرات سے بازی ماری ہے۔ اور ایک بار پھر یہ ثابت کر دکھایا ہے کہ ہماری بچیاں تعلیمی میدان میں ہر مقام اور ہر شعبے میں اپنی کارکردگی کے زریعے اپنا مقام طے کررہی ہے لیکن وہیں ہمارے لیے یہ فکر کرنے کہ ہمارے بیاں اکثر و بیشتر طالبات کو کریئر کے انتخاب کی دشواریاں پیش آتی ہیں جس کی وجہ سے ہماری بچیاں دسویں جماعت کے بعد تعلیمی سلسلہ جاری نہیں رکھ پاتی۔ طالبات کو اپنے کریئر کے انتخاب کے لیے کئی مسائل درپیش آتے ہیں جن میں سے چند مسائل درج ذیل ہیں۔

تعلیمی بیداری کا نہ ہونا، وقت پر اور صحیح فیصلہ کرنا: طالبات کے لیے فیصلہ کرنا ایک بڑا مسئلہ ہے۔ اگر فیصلہ کرنے میں تاخیر ہوتی ہے یا صحیح طریقے سے نہیں کیا جاتا ہے تو آپ کی فیلڈ آپ کی اقدار، دلچسپی، ذاتی اوصاف اور مہارتوں سے مطابقت نہیں رکھتی۔

خاندانی مسائل: طالبات کی زندگی میں خاندانی مسائل ایک بڑا نقطۂ نظر ہے۔ جو کریئر کے انتخاب میں مشکلات پیدا کر رہا ہے۔ بہت سی طالبات روزانہ ان مسائل کا شکار ہو رہی ہیں اور آخر میں وہ مزید پڑھنا نہیں چاہتیں۔ خاندانی مسائل مختلف نوعیت کے ہوتے ہیں۔ اور ہر لڑکی کو مختلف حالات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ والدین اپنی بیٹیوں کو مجبور کرنے کی کوشش کرتے ہیں کہ وہ فیلڈ منتخب کریں جو وہ اپنی مرضی سے چاہتے ہیں۔ یہ مسئلہ تقریباً ہر گھر میں ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ اگر کوئی لڑکی تعلیم حاصل کررہی ہو اور دوران تعلیم اس کی شادی ہو جائے تو اس کی تعلیم روک دی جاتی ہے۔ اگر کوئی لڑکی نوکری کررہی ہے تو گھر والے اس پر زور دیتے ہیں کہ وہ نوکری چھوڑ کر صرف گھریلو ذمہ داریاں ادا کرے۔ لہٰذا خاندانی مسائل کریئر کے انتخاب پر برا اثر ڈال رہے ہیں۔

جنسی طور پر ہراساں: ہمارے معاشرے میں جنسی طور پر ہراساں کرنے کے واقعات عام طور پر لڑکی کے تحفظ کو نشانہ بناتے ہیں، جس کی وجہ سے ذہنی اور جسمانی تناؤ کے ساتھ، خود اعتمادی میں کمی ہوتی ہے۔ یہ کریئر کے انتخاب کے لیے فیصلہ لینے میں دشواری کا ایک اہم عنصر ہے۔ لڑکیاں اس کی وجہ سے ہچکچاتی ہیں اور وہ وہ فیلڈ نہیں لیتیں جس میں مرد زیادہ ہوں۔

وقت کا انتظام: وقت کا نظم و نسق اور پابند ہونا ہر شخص کے لیے ضروری آئی رہتی ہیں جنھیں روکا نہیں جاسکتا۔ طالبات ہمیشہ وقت کا شکار ہوتی رہتی ہیں۔ ان کے گھریلو کاموں کی وجہ سے ان کے لیے وقت کا انتظام کرنا بہت مشکل ہے۔ اس مسئلے کو حل کرنے کے لیے طالبات کو ٹائم مینجمنٹ کو سمجھنا چاہیے اور اپنے اہداف اور مقاصد کو حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہیے اور بہترین کریئر کا انتخاب کرنا چاہیے۔

ذاتی مفاد: طالبات کو کسی بھی شعبے کو منتخب کرنے سے پہلے معلومات حاصل کرنے کی ضرورت ہے اور سوچنا بہت ضروری ہے کہ آپ کیا پڑھنا چاہتی ہیں۔ طالبات کے لیے ذاتی مفاد کو اولین ترجیح ہونی چاہیے۔ اگر کوئی آپ کو فیلڈ بدلنے کا مشورہ دے رہا ہے تو آپ کو اپنی دلچسپی اور موقع کے بارے میں سوچنا ہوگا۔

نفسیاتی مسائل: ان تمام مسائل کے پیش نظر بعض اوقات نفسیاتی مسائل پیش آتے ہیں اور ان کے کریئر میں رکاوٹ کی شکل اختیار کر لیتے ہیں اور ان کے کریئر میں رکاوٹ کی وجہ بچیوں کو پہلی بار ناکامی کا سامنا کرنا پڑتا ہے اور اسے لگتا ہے کہ سب کچھ ختم ہوگیا ہے اور وہ کچھ کرنے کے قابل نہیں ہے اور آخر کار وہ حالی چھوڑ دیتی ہے۔ لیکن وہ بھول جاتی ہیں کہ ناکامی کامیابی کی طرف پہلا قدم ہے۔

ان تمام مسائل کے لیے والدین اور اساتذہ دونوں کو لڑکیوں کو سمجھنے کی ضرورت ہے ان کی صلاحیتوں کے مطابق ان کی حوصلہ افزائی کریں بچوں کی پسند کو نظر رکھتے ہوئے ان کو فیلڈ کا انتخاب کرنے دیں یہ ان کی زندگی کا ایک اہم فیصلہ ہے جس میں بھرپور طریقے سے بچوں کی مدد کرے اور اساتذہ کو بھی چاہیے کہ صرف تدریس سے غرض نہ رکھیں بلکہ طلباء کے اندر آگے بڑھنے کا جوش و لگن پیدا کریں۔ انہیں صرف کتابوں تک محدود کرکے وہی رٹا رٹایا پڑھنے کی ترغیب نہ دے بلکہ بچوں میں تعلیم حاصل کرنے کا ایسا جذبہ پیدا کرے کہ اگر حالات ناموافق ہوں تب بھی یہ تعلیم حاصل کرنے کے لیے پوری کوشش کریں اور ساتھ ہی ان تمام مسائل میں فیصلہ سازی اہم نکتہ ہے جو بہت زیادہ اہم ہے اس کے بغیر کریئر کا انتخاب ممکن نہیں ہے۔ اسی طرح مختلف شعبے ایسے ہیں جن کے بارے میں لوگ کہتے ہیں کہ وہ مردوں کے لیے ہیں خواتین کے لیے نہیں لیکن خواتین نے ثابت کردیا ہے کہ وہ سب کچھ کرسکتی ہیں اور یہ کہ کریئر کی بنیاد جنس کی بنیاد پر نہیں ہوتی بلکہ یہ ایک قابلیت ہے جو اس کی طرف لے جاتی ہے۔●●

وجود زن سے تصویر کائنات میں رنگ
اُسی کے ساز سے ہے زندگی کا سوز دروں

IREL انڈیا لمیٹڈ نے 31 ٹرینی پوسٹوں پر بھرتی نکالی ہے

امیدوار 14 جولائی تک درخواست دے سکتے ہیں

IREL انڈیا لمیٹڈ نے 31 ٹرینی آسامیوں پر بھرتی کے لیے درخواستیں طلب کی ہیں۔ امیدوار IREL کی ویب سائٹ irel.co.in پر جا کر درخواست دے سکتے ہیں۔ اس بھرتی کے لیے رجسٹریشن کا عمل 17 جون سے شروع ہوچکا ہے اور 14 جولائی تک درخواستیں دی جاسکتی ہیں۔

پوسٹس کی تعداد: 31

آسامی کی تفصیلات:

پوسٹ کا نام	پوسٹس کی تعداد
گریجویٹ ٹرینی (قانون)	7
گریجویٹ ٹرینی	5
ڈپلوما ٹرینی (ٹیکنیکل)	19

انتخاب کا عمل: اس کے تحت پہلے تحریری امتحان ہوگا۔ اس کے بعد سکل ٹیسٹ/ٹریڈ ٹیسٹ/کمپیوٹر پر مبنی ٹیسٹ ہوگا۔ اگر ضروری ہوا تو اس عمل کا فیصلہ متعلقہ اتھارٹی کرے گی۔ امتحان کا وقت 120 منٹ پر مقرر کیا جائے گا۔

درخواست کی فیس: اس پوسٹ کے لیے درخواست کی فیس 472 روپے مقرر کی گئی ہے جسے امیدوار آن لائن موڈ، ڈیبٹ یا کریڈٹ کارڈ کے ذریعے ادا کرسکتے ہیں۔●●

انڈین ایئر فورس نے اگنی ویر ایئر ریکروٹمنٹ امتحان 2022 کے لیے ماڈل پیپر جاری کیا' ان 5 مراحل میں ڈاؤن لوڈ کریں

ہندوستانی فضائیہ نے Agriveer Air Recruitment Exam 2022 کے ماڈل پیپر جاری کیے ہیں۔ ماڈل پیپر کو سرکاری ویب سائٹ agnipathvayu.cdac.in//:https پر جاری کیا گیا ہے۔ آپ اس ویب سائٹ پر جا کر مضمون وار ماڈل پیپر ڈاؤن لوڈ کرسکتے ہیں۔ ماڈل پیپرز انگلش، ریاضی، فزکس اور ریزننگ اور جنرل آگاہی (RAGA) کے مضامین کے ہیں۔ ماڈل پیپر کے ذریعے امیدوار امتحان میں پوچھے گئے سوالات اور اس کے پیٹرن کے بارے میں معلومات حاصل کرسکتے ہیں۔ ماڈل پیپر ڈاؤن لوڈ کرنے کا طریقہ سرکاری ویب سائٹ agnipathvayu.cdac.in پر کلک کریں۔ اب امیدواروں کے سیشن میں جائیں اور ڈراپ ڈاؤن مینو کو کھولیں۔ فہرست میں سلیبس اور ماڈل پیپر کے آپشن پر کلک کریں۔ نئے صفحہ پر موضوع منتخب کریں۔ سلیبس اور ماڈل پیپر کی پی ڈی ایف اسکرین پر کھلے گی، اسے ڈاؤن لوڈ کریں۔ امیدواروں کی عمر 23 سال ہونی چاہیے۔ قابلیت: سائنس اسٹریم کے امیدواروں کے لیے امیدواروں کو سائنس اسٹریم (ریاضی و انگریزی) کے ساتھ انٹرمیڈیٹ پاس کرنا چاہیے۔ پولی ٹیکنک کالج سے کم از کم 50٪ نمبروں کے ساتھ ریاضی اور انگریزی میں یا تین سالہ ڈپلومان انجینئرنگ (میکانیکل/الیکٹریکل/آٹومیٹیو/انسٹرومینٹیشن/ٹیلی کمیونیکیشن/انفارمیشن ٹیکنالوجی)۔ سائنس کے علاوہ دیگر مضامین۔ امیدواروں کو کم از کم 50٪ نمبروں کے ساتھ کسی بھی اسٹریم سے 12 ویں پاس ہونا چاہیے۔●●

بے روزگاری کے اسباب و محرکات اور ان کا حل

صاحبزادہ حذیفہ اشرف عصمی

ذہنی صلاحیتوں کو منجمد کر دیا جائے تو بے روزگاری کا وجود نظر آتا ہے اسکی وجہ یہ ہے کہ انسان جب سوچنا چھوڑ دیتا ہے تب اس کا کام کرنا، بولنا، کھانا سب بے جا ہوجاتا ہے۔ ذہن جب سوچتا ہے اس وقت مواقع ہی مواقع ہیں مگر یہ اہم ہی وقت ممکن ہے جب آپ ذہن کی خوراک کا خیال رکھیں گے۔ اب ذہن کی خوراک میں کیا آتا ہے؟ مشہور آتا ہے، مگر آتے ہیں جذبہ ایمانی آتا ہے۔

بے روزگاری کی سب سے بڑی وجہ شعور کی کمی ہے یہی وجہ ہے کہ پڑھے لکھے اور بڑی بڑی ڈگریاں دیکھیں گے پڑھے لکھے نے دماغ کو اسکی خوراک دی ہوتی ہے۔ اس لیے پڑھا لکھا انسان ایک تو بڑی بڑی ڈگریاں لے کر آتا ہے اور ساتھ ہی کوئی کام کرنا بھی پڑے تو وہ اس سے بھی اپنے لیے کئی راستے نکال لیتا ہے۔ ایک ریڑھی لگانے والے کو بھی شعور دیا جاتا ہے تو وہ بھی کوئی عزت سے روزگار لے بیٹھا ہوتا۔ اس امر کے لئے خصوصی ٹیمیں تشکیل دی جائی چاہئیں جو عوام میں نئے اور چھوٹے کاروبار کے فروغ کے لئے ٹریننگ اور آگاہی دے۔ جس ٹریننگ میں کم سے کم خرچ میں بھی ان کو ہنر کو استعمال کرنا سکھایا جاسکے۔

اب ایک یہ بات ہوگئی۔ دوسری سائیڈ پر بات کر لیتے ہیں کیا وجہ ہے کہ بے روزگاری دن بہ دن بڑھتی چلی جاتی ہے۔ کیوں لوگ پڑھ کر بھی اور نہ پڑھ کر بھی مناسب روزگار حاصل نہیں کر پاتے۔ کیوں غریب کا بچہ پڑھ نہیں پا رہا ہے، کیوں پڑھے لکھے ڈگریاں ہاتھ میں قناعت کی کئی کھنے لائنوں میں ذلیل ہوتے ہیں کہ کیوں کوئی انہیں رکھ لے۔

اگر ہم وجوہات کا جائزہ لیں تو اس سب کی بڑی وجہ آبادی کا بے جا بڑھنا بھی ہے۔ آج افراد زیادہ ہیں اور بچے زیادہ فیسیں زیادہ، افراد زیادہ خرچ زیادہ، کرپشن زیادہ روزگار کم، افرادی پروری زیادہ بھروسہ کم ترقی نوکریاں کس طرح پیدا ہوسکتی ہیں اور نئے کاروباروں کی جانب عام انسان کو کیسے لے جایا جاسکتا ہے۔

پھر شعبہ تعلیم کا پابند ہونا، جہالت کا عام ہونا اور لوگوں کو بے روزگاری کے نقصانات سے آگاہ نہ کرنا بھی بے روزگاری کا اہم اور بنیادی سبب ہے۔ آج کی جدید دنیا میں جب سائنس بام عروج پر ہے انسان کی جگہ جدید مشینری، آلات اور ٹیکنالوجی کا استعمال ہو رہا ہے اور دوسری جانب سستی اداروں کی سرگرمیوں میں کمی کی وجہ سے روزگار کی فراہمی میں بھی ایک اہم سبب ہے۔ کسی شخص کو اس کی اہلیت و قابلیت کی صحیح سے کم صحیح کے کام پر لگانا اور جو کام ایک کثیر مقدار کے افراد کے کرنے کا ہوتا ہے۔ وہی کام لوگوں کی مشقت و تکلیف میں مبتلا کرکے کم اور قلیل افراد سے لینا جہاں ایک طرف لیبر لاز کے خلاف ہے وہیں اس وجہ سے بہت سے بہترین افراد کی کمی تقاضے بیکار رہتے ہیں۔

بے روزگاری کا ایک سبب مہارت کی کمی ہے اور آج کل نوجوان طبقہ جس کی شعبے کی طرف رجوع کرتا ہے وہ سرسری تعلیم حاصل کرنے کے فوراً بعد نوکری کی تلاش میں لگ جاتے ہیں، حالانکہ کسی بھی شعبہ میں اختصاص اور مہارت نہایت اہم اور ضروری ہے۔ غیر مستقل مزاجی اور کسی ایک جگہ کام نہ کرنا، بلکہ ایک نوکری سے استعفیٰ دیکر دوسری نوکری کی تلاش میں لگ جانا اور اس کو عادت بنالینا بھی بے روزگاری کا سبب ہے۔

نوجوانوں کو ابتدائی تعلیم کے بعد کوئی بہتر رہنمائی نہیں ملتی کہ مارکیٹ لیول پر کس قسم کی جابز اور بزنس کی مانگ زیادہ ہے اور جس نوجوان کے ہاتھ میں ڈگری آجائے وہ بڑی جاب کے انتظار میں بیٹھا رہتا ہے اور پھر اگر کوئی جاب ملے عارضی کرتا ہے۔ اپنے علاقے، ملک اور معاشرے کے افراد کو بجائے دوسرے علاقوں اور ممالک کے افراد کو نوکریاں دینا کسی بھی علاقے کے اندر بے روزگاری کا سبب بن سکتا ہے۔ ان کے علاوہ کساد بازاری، موسموں کا تغیر، بلکوں کی باہمی جنگیں، سستی و کسل مندی اور والدین کی کمائی پر قناعت اور دیگر عالمی معاشی اسباب بھی بے روزگاری میں اضافے کا سبب بنتے ہیں۔

اب میں نقصانات کی بات کروں تو بے روزگاری کے کچھ نقصانات تو فرد سے متعلق ہیں، مثلاً بے روزگار شخص کی زندگی گزارنے کے لیے آمدنی نہیں ملتی۔ حرکت و عمل نہ رہنے کی وجہ سے سستی اور کاہلی کا عادی بن جاتا ہے۔ جسمانی و نفسیاتی پریشانیوں اور ڈپریشن کی وجہ سے مختلف امراض سے مبتلا ہوجاتا ہے۔ ایسے انسان بسا اوقات جرائم کی راہ پر بھی لگ جاتا ہے۔ ذلیل اور احساس کمتری کا شکار ہوجاتا ہے۔ اپنی فیملی اور گھر والوں کی ذمہ داریاں نبھانے سے قاصر رہتا ہے اور دوسرے افراد کے لیے بوجھ اور دردسر بن جاتا ہے۔

بے روزگاری کا اثر ایک فرد کے ساتھ معاشرے پر بھی ہوتا ہے، مثلاً بے روزگاری مصنوعات کی پیداوار میں کمی اور توانائیوں میں خلل کا باعث بنتی ہے۔ معاشرے میں لوٹ مار اور چوری ڈکیتی کا سبب بنتی ہے۔ بھیک جیسی لعنت کو پیدا کرتی ہے۔ نوجوان طبقہ دوسرے ممالک کی طرف جانا شروع کردیتا ہے اور بے روزگاری کسی بھی ملک کی ترقی میں رکاوٹ بن کر عالمی سطح پر اس کے اثر و رسوخ اور شہرت کو نقصان پہنچاتی ہے۔ بے روزگاری کا اسلامی رو سے حل دیکھا جائے۔ اسلام کی اقتصادی و معاشی تعلیمات پر غور کیا جائے تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ اسلام نے جہاں معاشی سرگرمیوں سے متعلق مکمل ہدایات دی ہے، وہیں اسلام نے بے روزگاری کے علاج اور حل کے لیے بھی کئی قوانین اور تعلیمات فراہم کی ہے۔ اسلام دین کا ہے اس لیے اسلام نے اس مسئلے کے حل کے لیے بھی کچھ بہترین حکم دیئے ہیں جن پر عمل پیرا ہو کر معاشرے کو آئیڈیل بنایا جاسکتا ہے۔

وہ تعلیمات، طریقے یا علاج جو بے روزگاری کے وقوع سے پہلے ہی اپنانے ضروری ہے تاکہ بے روزگاری کی مصیبت سرے سے کہ واقع ہی نہ ہو۔ اس قسم کی اسلامی تعلیمات یہ کہتی ہیں کہ اسلام یہ چاہتا ہے کہ مسلمان معاشرے کا فرد اپنی معاشی ضروریات میں دوسروں پر بوجھ بننے کے بجائے خود ہی معاشی کوششیں کرے، بلکہ خاندان کے جو دوسرے افراد کما نہ رہے ہیں، جیسے عورت اور بچے، ان کی ذمہ داری اور بوجھ بھی یہی شخص اٹھائے۔ اس سلسلے میں قرآن و حدیث میں عمل و محنت کرنے اور معاشی وسائل کے حصول کی کوشش کی ترغیب دی گئی ہے۔ اسی طرح احادیث میں بھی سرور دوعالم نے حلال رزق کمانے کی فضیلت بیان فرما کر ترغیب دی ہے۔ آپؐ نے حلال رزق کمانے کو دوسرے درجے کا فرض قرار دیا۔ ایک حدیث میں ہے کہ حلال رزق کمانا ایسے جیسے بہادروں سے مقابلہ کرنا اور جس نے حلال کی طلب میں گھر سے دور رات گزاری تو اس کی رات مغفرت کے ساتھ گزری۔ اس طرح اسلامی حوالے سے سوال یہی پیدا ہوتا ہے کہ اگر معا